

## 320957-کیا کوئی بے دین اور ملحد شخص کسی اہل کتاب لڑکی کے نکاح میں ولی بن سکتا ہے؟

سوال

ایک آدمی یوسائی لڑکی سے شادی کرنا پاہتا ہے، لیکن اس کا باپ ملحد ہے وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو نہیں مانتا، تو کیا نکاح کے لیے اس باپ کے پاس حق ولایت ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر یوسائی لڑکی پاک و امن اور زنا کاری سے محفوظ ہے تو اس سے شادی کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**[إِنَّمَا مُحَلَّ لِكُمُ الْطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الْأَذِيْنَ أَوْ تِلْكَ الْكِتَابُ حَلٌّ لِكُلِّمَوْلَىٰ مَنْ كَفَرَ مِنْ أَهْلِهِنَّ أَوْ تِلْكَ الْكِتَابُ مِنْ أَهْلِهِنَّ أَوْ تِلْكَ الْكِتَابُ مِنْ قَلْبِهِنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْسِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُنْجَزِيَّ أَخْدَانَ وَمَنْ يَكْفُرُ بِالْأَيْمَانِ هُنَّدَ خَلَقُهُمْ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔]**

ترجمہ: آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں، اور ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لیے حلال ہے، نیز تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومن عفیض عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں اور ان لوگوں کی عفیض عورتیں بھی جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ بشرطیکہ اس سے تمہاری غرض مراد کر کے انہیں نکاح میں لانا ہو، محسن شہوت رانی اور پوشیدہ آشنا نہ ہو اور جس نے بھی ایمان کے بجائے کفر اختیار کیا اس کا وہ عمل برپا دہو گیا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ [المائدہ: 5]

تاہم یہاں ایک شرط اور بھی ہے کہ مسلمان خاوند کو یوسائی لڑکی کے ساتھ شادی کے بعد لڑکی پر مکمل حق قوام یعنی سرپرستی حاصل ہو، اسی طرح اس لڑکی سے پیدا ہونے والی اس کی اولاد پر بھی مکمل سرپرستی حاصل ہو؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

**[وَلَنْ يَمْجَلَ اللَّهُ لِلَّاتِي فَرَيْدَنَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَلِيلًا۔]**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہرگز کافروں کے لیے مسلمانوں پر کوئی تسلط نہیں بناتے گا۔ [النساء: 141]

چنانچہ امام ابن حجر یونسی نے اسی سے متعلق ایک بہت ہی اہم شرط بیان کی ہے کہ :

"اہل کتاب لڑکی سے شادی کرنے والا ایسی کیفیت میں ہو کہ اس کی ہونے والی اولاد کو کفر پر مجبور نہ کیا جائے۔" ختم شد

"تفسیر طبری" (589/9)

لہذا اگر ملکی قوانین کے بارے میں خدا شہ ہو کہ ان قوانین کی وجہ سے بیوی اور بچوں کی سرپرستی اور حق ولایت معطل ہو جاتا ہے، یا بچوں کی کفالت کے حوالے سے اس کا حق کا لعدم ہو جاتا ہے، یا یوسائی عورت کو اپنے بچوں کو یوسائی بنانے کا پورا حق دیا جاتا ہے، تو ایسی صورت میں اگر وہ اپنے اس حق کو قانونی تحریک دے سکے، اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے اقدام کر سکے تو جائز ہے وگرنہ یوسائی لڑکی سے شادی کرنا جائز نہیں ہو گا۔

اس لیے بہتر تو یہ ہے کہ مسلمان لڑکی سے شادی کرے؛ کیونکہ مسلمان لڑکی کا حصول پاک امنی اور ننان و نفقة پر زیادہ حق ہے، اسی طرح والدہ مسلمان ہو تو عام طور پر بچوں کی تربیت بھی اچھی ہوتی ہے، دوسری طرف اہل کتاب لڑکی کے بارے میں یہ خدا شہ ہے کہ وہ بچوں کو خراب کرے، یا انہیں یوسائیت پر چلنے کی دعوت دے۔

جیسے کہ "کشف القناع" (84/5) میں ہے کہ :

"بہتر قویہ ہے کہ عیسائی لڑکی سے شادی نہ کرے، بلکہ شیئر لکھتے ہیں کہ : یہ عمل مکروہ ہے۔"

یعنی مطلب یہ ہے کہ : مسلمان آزاد لڑکیوں کے ہوتے ہوئے عیسائی لڑکیوں سے شادی مکروہ ہے، جیسے کہ اختیارات میں ہے اور یہی موقف قاضی اور اکثر علمائے کرام کا ہے، کیونکہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اہل کتاب کی لڑکیوں سے شادی کرنے والوں کو فرمایا تھا کہ : انہیں طلاق دے دو" ختم شد

دوم :

عیسائی لڑکی کا ولی وہی ہو گا جو اس کے خونی رشتہ داروں میں سے عیسائی ہو گا، اس لیے ملحد شخص عیسائی لڑکی کا ولی نہیں ہو سکتا، یہ صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ دونوں کا دین الگ الگ ہے۔

جیسے کہ ولی کی شر اطلاع ذکر کرتے ہوئے "کشف القناع" (53/5) میں لکھتے ہیں :

"تیسرا شرط یہ ہے کہ ولایت کے لیے سر پرست اور زیر سر پرستی فردوں کا دین ایک ہو، لہذا کوئی کافر شخص کسی مسلمان لڑکی کے نکاح کا ولی نہیں بن سکتا، نہ ہی بر عکس ہو سکتا ہے۔ صاحب اختیارات لکھتے ہیں کہ : چاہے لڑکی یہودی اور ولی عیسائی ہو، یا اس کے بر عکس معاملہ ہو۔ اس صورت میں مذکورہ روایت کردہ دونوں موقعوں سے یہ بھی کشید کیا جائے گا کہ وہ ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں بن سکتے۔ اس سے ملتی جلتی بات ٹھوس الفاظ میں شرح المنشی میں موجود ہے کہ : عیسائی مرد کو مجوسی لڑکی کی ولایت حاصل نہیں ہے۔ دیگر مذاہب کا بھی یہی معاملہ ہے؛ کیونکہ محسن نسب کی وجہ سے ان میں وراثت قائم نہیں ہو سکتی۔۔۔ حکمران وقت ولی کے بغیر کافر لڑکی کی شادی ولی بن کر کرواستا ہے۔" ختم شد

اس بنا پر اگر اس لڑکی کے عصہ یعنی خونی رشتہ داروں میں کوئی عیسائی موجود نہ ہو تو مسلمان قاضی بھی موجود نہ ہو تو اس علاقے کے اسلامی مرکز کا سربراہ اس کی شادی ولی بن کر کر دے گا۔

جیسے کہ دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ : (322/18) میں ہے کہ :

"مسلمان کسی عیسائی لڑکی سے تبھی شادی کر سکتا ہے جب وہ زنا کاری سے پاک ہو، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا عقد نکاح اس کا ولد ہے، لیکن اگر والد نہ ہو تو پھر قریب ترین خونی رشتہ دار، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے۔)

لیکن اگر اس کا کوئی ولی بھی نہ ہو تو اس کا نکاح مسلمانوں کا مفتی یا آپ کے ہاں کسی اسلامی مرکز کا سربراہ ولی بن کر کروائے گا، یہاں یہ درست نہیں ہو گا کہ لڑکی کی ماں ولی بن جائے؛ کیونکہ عقد نکاح میں ماں کے پاس حق ولایت نہیں ہوتا۔" ختم شد

واللہ اعلم